جناب رشید فرزانہ پور

حج کے تاثرات

سفرِ حج سے واپسی پر خانہ فرہنگ ایران لاہور کے ڈائریکٹر جناب رشید فرزانہ پور کا ۱۰/ فروری ۱۹۷۳ء کو منعقد ہونے والے جلسہ کے حاضرین سے خطاب

آئیے سب مل کر خدا کے حضور میں چلیں!

معزز حاضرین! دینی بھائیو اور بہنو!

لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

یہ صدا یہ نورانی صدا ایسے لگتا ہے جیسے خود بخود گلوں سے پھوٹی پڑ رہی ہے اور فضائے بسیط کو خدائے یکتا اور اللہ بے ہمتا کی حمد و ثنا سے بھر رہی ہے۔

یہ صدا مشتاق دلوں کی صدا ہے جو تپتے ہوئے صحراؤں میں گونجتی ہے اور انسانی ایمان و ایقان کے ایک عظیم رزمیئے کے ظہور پذیر ہونے کی نوید دیتی ہے۔

گزشتہ سال مجھے اور میری اہلیہ کو خانۂ خدا کی زیارت نصیب ہوئی تو ہم نے اس کی کیفیت میں کچھ ایسا رعب و جلال اور ملکوتی حسن و جمال پایا اور اس کی ہیجان انگیز روحانی فضاؤں میں کچھ یوں کھو گئے کہ ایسے محسوس ہوا جیسے ہم کسی ایسی دنیا میں پہنچ گئے ہیں جہاں ہماری انتہائی مراد پوری ہو گئی ہے۔

اس سال ماہ ذی الحج جوں جوں نزدیک آرہا تھا

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتشِ عشق تیز تر گردد

اس قول کے مصداق ہم ایک بے نام سی بے چینی محسوس کر رہے تھے اور دل ہی دل میں کہہ رہے تھے کہ اے کاش اس سال بھی ہمیں حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہوجائے۔ خدا کا شکر واحسان ہے کہ ہماری یہ دلی مراد پوری ہوئی، ہم اپنے کعبۂ اعمال کی جانب روانہ ہوئے اور بالآخر منزلِ مقصود تک جا پہنچے۔ ہمیں پہلے بھی بہت سے مقدس مقامات کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے لیکن خانۂ خدا کی زیارت سے جو ابدی کیف اور سرمدی سُرور ملا۔ اس کی بات ہی کچھ اور ہے۔ اس لمحہ سے جب کہ خانۂ خدا کے زائرین احرام باندھنے کی نیت سے سر لے سے لے کر پاؤں تک سفید اور ہر قسم کے داغ دھبوں سے پاک پوشاک پہنتے ہیں، زمین پر اپنی جبیں رکھ کر خالق کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہیں اور جب اٹھتے ہیں تو عربی اور عجمی، اسود و احمر، خورد و بزرگ اور مرد و زن، غرض تمام زائرین خدائے ذوالجلال کی طرف التماس ودعا کیلئے ہاتھ اٹھا کر بیک زبان لبّیک لبّیک کہتے ہوئے تیزی کے ساتھ خانۂ کعبہ کی طرف جاتے ہیں، اس وقت تک جب کہ وہ وہاں سے نشۂ روحانیت سے سرمست و سرشار ہو کر واپس آتے ہیں۔

یہ عظیم اجتماع جو کہ مختلف قوموں اور نسلوں اور مختلف رنگ و روپ اور شکل وصورت کے افراد سے تشکیل پاتا ہے، ایک خدا کے نام لیواؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔

یہ عظیم اجتماع ان افراد پر مشتمل ہوتا ہے جن کا خمیر خاک سے اٹھتا ہے جو کرہ خاک پر زندگی بسر کرتے ہیں اور آخر کار اپنا جسم خاکی سپرد خاک کردیتے ہیں۔ خود خواہی، تکبر و غرور اور مفاد پرستی کو جو کہ ظلم وجور اور شقاوت کا باعث ہیں، پائے استحقار سے ٹھکراتے، ان برائیوں کو اس جہاں سے مٹاتے اور ان کی جگہ امن و آشتی اور محبت و اخوت اور عدالت کا پیغام لاتے۔ کیا دین اسلام کا ایک معینہ وقت پر سال میں ایک بار مختلف اسلامی ملکوں کے لوگوں کا ایک خاص مقام پر اکٹھا ہونے کا بلند مرتبہ فلسفہ اس کے سوا کسی اور مفہوم کا حامل ہے کہ اس وسیلے سے دنیائے اسلام کے مسلمانوں کی ایک عظیم

مذہبی کانفرنس تشکیل پائے، ہر ملک کے مسلمان دوسرے ممالک کے مسلمان بھائیوں کے حالات سے واقفیت حاصل کریں، ایک دوسرے کی طرف محبت و یگانگت کا ہاتھ بڑھائیں اور خود کو پریشان حالی اور درماندگی میں اپنے دینی بھائیوں کی دستگیری کے لئے آمادہ پائیں۔ آیا ایک سا لباس زیب تن کرنے، آسائشات کو ترک کرنے اور مرد و زن کے ایک ہی انداز میں عبادت کرنے اور اجتماعی طور احکام خداوندی کے بجالانے کا اس کے سوا کوئی اور بھی مفہوم ہوسکتا ہے کہ رنگا رنگی درمیان سے اٹھ جائے اور یکدلی اور یکرنگی اس کی جگہ لے لے؟

اس کا واحد مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانانِ عالم ایک دوسرے کے دکھوں کو محسوس کرسکیں اور ایک دوسرے کی داخلی جراحتوں کا اندمال کرسکیں، آپس میں مل جل کر اپنی مشکلات حل کرسکیں اور باہمی تعاون سے اپنی خوش بختی اور خوش حالی کے وسائل فراہم کرسکیں۔

ان راتوں میں جو خانۂ خدا کے زائرین عرفات اور مشعر میں جاگ کر گزارتے ہیں۔ ان کے پاؤں کے نیچے ایک خشک لامتناہی صحرا ہوتا ہے اور ان کے سروں کے اوپر صاف اور اسرار آمیز آسمان کا سایہ ہوتا ہے جس پر چاند اور ستارے کچھ زیادہ آب و تاب کو ساتھ جگمگاتے ہیں۔ فطرت کے اس سحر آمیز سکوت میں ہر شخص کو ایک مناسب موقع ملتا ہے کہ وہ اپنی کتاب زندگی کا ایک ایک ورق الٹ کر پڑھے اور اپنے ضمیر کی عدالت میں اپنے کردار کا تنقیدی نظر سے محاسبہ کرے اور انصاف خدائے بزرگ و برتر پر چھوڑ دے۔

اس تمہید کے بعد آئیے ہم سب مدینہ منورہ چلیں اور مسجد نبوی کے نمازگزاروں کی صف میں کھڑے ہوجائیں۔ جو کہ باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

یہ اذان کی آواز ہے جو کہ مسجد نبوی اور مدینۃ النبی کی مقدس اور مطہر فضاؤں میں گونج رہی ہے۔

یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں پر حجاج اپنی جبیں نیاز زمین پر رکھتے ہیں۔ نماز ادا کرنے کے بعد پیغمبر اسلام کے مرقد پاک کی زیارت کرتے ہیں اور اپنے آئینۂ دل کو زنگ

معصیت سے پاک و صاف کرتے ہیں۔

حکومت سعودی عرب کے سرکاری اعداد و شمار سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ اس سال تمام اسلامی ممالک سے ۶۴۵۱۸۲ زائرین خانۂ خدا کی زیارت سے مشرف ہوئے جن میں سے ۸۹۳۷۳ زائرین پاکستان سے، ۴۵۳۹۸ ایران اور ۲۷۲۳۵ ترکی سے اس سعادت عظمیٰ سے بہرہ مند ہوئے۔

گزشتہ سال بھی خدا کے اس ناچیز بندے نے بیت اللہ شریف کی زیارت سے واپسی پر خانۂ فرہنگ ایران حیدرآباد میں ایسی ہی محفل منعقد کی تھی جس میں اس سفر روحانی کی رُوداد دوستوں کے سامنے پیش کی تھی کہ اس سفر رُوح پرور کی یاد ناقابل فراموش ہے۔

پاک دل اور پاکباز پاکستانی دوستوں کی اس پاکیزہ مجلس نے مجھے اس روز کی یاد دلادی ہے جس روز میں پاکستان واپس آنے کے لئے آخری بار مسجد الحرام سے نکل رہا تھا، اس وقت میں نے خانۂ خدا کے عین سامنے دو زانو ہوکر خدائے بے نیاز کی بارگاہ میں اپنے دستہائے نیاز اٹھائے اور صمیم قلب سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے بالعموم اور اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے بالخصوص دعا کی کہ خدا اس ملک میں امن و آشتی کو برقرار اور یہاں سے اختلافات و مناقشات کو برکنار اور وطن سے دُور جنگی قیدیوں کے سراپا انتظار عزیزوں اور رشتہ داروں کو ان کے دیدار کی خُوشی اور مسرّت سے ہمکنار کرے۔

آخر میں میں نے دعا کی کہ دنیا میں ہر جگہ امن و آشتی عداوت و عناد کی جگہ لے لے تاکہ اقوام عالم صلح و دوستی کی فضا میں باہمی اختلافات کو بھول کر خوشحالی اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرسکیں۔